



تاریخ: جون 7، 2020

نمبر: 1537-20/PR

خدشات اور خطرات کے مابین فیصلہ سازی۔

15 دن کے بچے کو گود سے اتار کر پاس موجود 18 ماہ کے بچے کو اٹھا کر "بھاگو" کے شور میں اندھیرے کی طرف بھاگی تاکہ وہ ایک جان بچا سکے۔ یہ 15 دسمبر 1971 ڈھاکہ کے ایک مضافات سے منسلک قریہ کی کہانی ہے۔ ماں کے لئے مشکل تھا کہ وہ دونوں بچوں کو لے کر بیک وقت بھاگے، ماں نے کس لمحے فیصلہ کیا یہ ماں ہی جانتی ہے لیکن اس نے بے بسی کی موت سے ایک جان کو بچانے میں عافیت جانی تھی۔ معجزاتی طور پر دوسرا بچہ بھی زندہ بچ گیا۔ حساب کتاب کرنا پڑتا ہے۔ بڑے نقصان سے بچنے کے لیے چھوٹے نقصانات اٹھانے پڑتے ہیں۔ زندگی ایسی ہی کشمکش کے ساتھ آگے بڑھتی ہے۔ اللہ ایسے مشکل وقت اور ایسے دردناک دلدل سے ہر ایک کو محفوظ رکھے۔

کتنے افراد طبی امداد کی عدم فراہمی سے زندگی سے ہاتھ دھورے ہیں ہم لاعلم ہیں، کتنی بیماریاں اس سے مزید پیچیدہ ہو رہی ہیں ہمیں اس سے سروکار نہیں، کتنے لوگ ناقابل تلافی نقصان کے کنویں میں گر رہے ہیں ہم اس پر بات کرنے کو تیار نہیں۔ واقعات ہمارے لیے عدد کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جو اس سے نبرد آزما ہے اس کی اذیت اور گھٹن صرف وہ ہی جانتا ہے۔ بچوں کے بلکنے پر باپ کے کلیجے میں اٹھنے والے شور کو سننے کے لئے اس درد سے آشنا ہونا ضروری ہے۔

چلنے سانس کی طرف واپس آتے ہیں۔ وباء کی تعلیم اور صحت کے مسائل، عمومی پیچیدہ بیماریوں؟ حادثات، انفیکشن، ماحولیاتی تبدیلی سے منسلک واقعات کے گرد گھومتی ہے۔ ان معاملات پر قابو پانے کی کوشش کا پہلا قدم ان تک رسائی ہوتی ہے۔ جس میں بیماری کی شناخت، اس کی وجہ کی تلاش، اس پر رد عمل اور اس پر عملدرآمد کی حکمت عملی بنیادی اجزاء ہوتے ہیں۔

نگرانی کا نظام بیماری کی نشاندہی کرتا ہے، اس کی شدت بتاتا ہے اور پھر اس کی وجہ تلاش کی جاتی ہے۔ اس مرحلے میں اس کی حدود اور پھیلاؤ پر بھی کام کیا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اور فوراً بعد "کیا کیا جاسکتا ہے" کہ سوال پر بھرپور سر توڑ کوشش شروع کی جاتی ہے اور جتنا جلدی ہو سکے بیماری کے خلاف دوا اور ویکسین کی تیاری میں توانائی صرف کی جاتی ہے۔ تعاون اور باہمی کام کرنے کی حکمت عملی بہت موثر ثابت ہوتی ہے اس مرحلے میں لیبارٹری اور تحقیقی اداروں کا تعاون ناگزیر ہوتا ہے۔ ہم ہر روز سیکھ رہے ہوتے ہیں۔ حقیقی دنیا کی معلومات کو کام میں شامل کر کے حکمت عملی کو مزید موثر اور دیر پا بناتے ہیں۔ وبا کے پھوٹنے کے بعد اوسان اور حواس پر قابو رکھنا سب سے اہم مرحلہ ہے۔ "کون کہہ رہا ہے سے زیادہ ضروری" کیا کہا "جا رہا ہے" کیا شواہد ہیں کیا حقائق ہیں اور کیا تجربات ہیں ان پر بحث و تکرار قوم کو آگے بڑھنے میں مدد دیتی ہے۔

سب سے ضروری بات یہ ہے کہ ہمیں اپنے تحفظ کے لیے اٹھانے جانے والے قدم کو بغور دیکھنا ہے کہ واقعی یہ پر اثر بھی ہے اور فائدے مند بھی ہے۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ نادانستگی میں میں یا لا پرواہی میں یہ نقصان پہنچا رہا ہو۔ یہ جاننا ضروری ہے کہ خوف کی اس فضا میں لوگ اپنی اصل بیماری بھول ندرہے ہوں، اسپتال جانے سے گریزاں ہوں، غربت کی وجہ سے دواء نہ کھا رہے ہیں ہوں اور ان تمام معاملات کی وجہ سے انسانی صحت پر مجموعی اثر آ رہا ہو اور جو قومی صحت پر منفی اثر رکھتا ہوں۔ یہ صرف صحت کا معاملہ نہیں ہے اس سے جڑی ہوئی معیشت اور معیشت سے جڑی ہوئی صحت کو سمجھنے کے لئے بحث و تکرار جتنی آج ضروری ہے اتنی پہلی کبھی نہ تھی۔

وقت انتظار نہیں کرتا۔ نہ کوئی آئے گا نہ کبھی آیا تھا۔ ہمیں خود ہی آگے بڑھنا ہے۔ وقت کو عزت دیجئے جلدی کیجیے اللہ ہمارا حامی و ناصر ہو۔

ڈاکٹر عبید علی Ph.D

مدیر اعلیٰ: رسالہ الادویہ, PHARMACEUTICAL REVIEW

ISSN: 2220-5187; W.: <http://pharmaceuticalsreview.com>